

روزے کا مقصد و حقیقت اور طبی مسائل



شعبہ تربیت پرائمری فائونڈیشن

پشاور میڈیکل کالج، ورسک روڈ پشاور

یہ مضمون پرائمری فائونڈیشن کی ویب سائٹ prime.edu.pk پر موجود ہے اور
ڈاؤن لوڈ / پرنٹ کیا جاسکتا ہے۔

5

طبی مسائل اور روزے پر اثرات

(شریعہ ایڈوائزری بورڈ پشاور میڈیکل کالج / پرائمری فائونڈیشن کی ہدایات کا خلاصہ)

طبی مسئلہ	روزے پر اثرات
1 پٹوں یا رگوں میں انجکشن لگانا	روزہ نہیں ٹوٹتا
2 عاقت کے انجکشن یا ڈرپ لگانا	جمہور علماء کی رائے میں روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اسے روزے کی روح کے خلاف سمجھتے ہیں، بعض علماء روزہ ٹوٹنے کا فتویٰ دیتے ہیں
3 شوگر کی بیماری	عام طور پر روزہ رکھا جاسکتا ہے، ڈاکٹر کے مشورے سے دوا کی مقدار اور اوقات میں تبدیلی کی جاسکتی ہے
4 شوگر کے انجکشن (انسولین) لگوانا	روزہ نہیں ٹوٹتا اور ڈاکٹر کے مشورے سے انجکشن کی مقدار اور اوقات میں تبدیلی کی جاسکتی ہے، شوگر کم ہونے کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھا جائے
5 زیر زبان گولی کا دل اور دوسری بیماریوں میں استعمال	روزہ ٹوٹ جاتا ہے، دل کی بیماری زیادہ ہو تو روزہ نہ رکھا جائے
6 گردے کی پتھری	درد شدید ہو تو فٹنہ کیا جاسکتا ہے
7 گردے کی دائمی بیماری / ڈائلیزس (dialysis)	روزہ نہ رکھنا بہتر ہے / یہی صورت ڈائلیزس (dialysis) کی بھی ہے
8 حاملہ یا دودھ پلانے والی خواتین	روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، رکھنے کی صورت میں مسلمان ڈاکٹر سے مشورہ کریں
9 سانس کی تکلیف (دمہ) کے لئے انسپیراٹریل	روزہ ٹوٹ جاتا ہے
10 عام بے قان / کالے بے قان میں روزہ رکھنا	چند مخصوص صورتوں کے علاوہ روزہ رکھا جاسکتا ہے، بہتر ہو گا کہ مسلمان ڈاکٹر سے مشورہ کریں
12 آپریشن کروانا	روزہ نہیں ٹوٹتا، آپریشن ضروری نہ ہو تو بہتر ہے رمضان کے بعد کرانے
13 انڈوسکوپي، براکوسکوپي (Bronchoscopy) کروانا یا ناک میں خوراک کی نالی ڈالنا (N.G Tube)	روزہ ٹوٹ جاتا ہے
14 پیشاب کی نالی میں catheter ڈالنا	روزہ نہیں ٹوٹتا
15 انگلی یا لے سے مقعد کے اندر دینی حصے کا معائنہ کرنا	روزہ ٹوٹ جاتا ہے، بعض علماء نہ ٹوٹنے کا فتویٰ بھی دیتے ہیں
16 حقنہ / انیما (enema) یا حقنہ (suppository)	ان کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے
17 اندام نہانی کا معائنہ (PV) کرنا	روزہ ٹوٹ جاتا ہے، بعض علماء نہ ٹوٹنے کا فتویٰ بھی دیتے ہیں
18 جلد پر دوا لگانا (مرہم یا دوا کی پٹی وغیرہ)	روزہ نہیں ٹوٹتا
19 کان میں دوائی ڈالنا	کان کا پردہ سالم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا، پردے میں سوراخ ہو تو ٹوٹ جاتا ہے
20 آنکھ میں دوا ڈالنا	مرہم ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بعض علماء قطرے ڈالنے پر ٹوٹنے کا فتویٰ دیتے ہیں، بہتر ہے ناک کی جانب آنکھ کو دبا کر حلق میں داخل ہونے سے روک لیں
21 ناک کے اندر دوا ڈالنا	روزہ ٹوٹ جاتا ہے
22 مریض کو خون دینا	روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن بہتر ہے افطاری کے بعد دیا جائے تاکہ کمزوری نہ ہو
23 نفسیاتی بیماریوں میں روزہ رکھنا	عمومی طور پر رکھا جاسکتا ہے۔ شدید بیماری میں مسلمان ڈاکٹر سے مشورہ کریں

4

اختلاط کی کثرت سے پرہیز کی جائے، دل کی طرف جانے والے راستوں کی نگہبانی کی جائے یعنی آنکھ، کان، زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے، وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عِنْدَهُ مُسْمُوعًا: کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو، یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہوتی ہے۔ (بنی اسرائیل ۳۶)

ہاتھ، پاؤں وغیرہ کا روزہ: ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھا جائے، جو کام کریں پہلے سوچ لیں کہ یہ قرآن و سنت کے خلاف تو نہیں ہے؟

ایسے ہی روزے کے بارے میں حضرت ابو سعید خدریؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا کہ ”جس نے رمضان کا روزہ رکھا، اور اس کی حدود کو پہچانا، اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ان سے پرہیز کیا، تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا“ (صحیح ابن حبان، بیہقی)

ایک اور اہم اور قابل توجہ پہلو رمضان کی آخری رات ہے جس کے بارے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بخشش کی جاتی ہے میری امت کی رمضان کی آخری رات میں، عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ لیلۃ القدر ہوتی ہے؟ فرمایا نہیں، بلکہ کام کرنے والے کی مزدوری اس کا کام پورا ہونے پر ادا کر دی جاتی ہے“

یعنی جب کوئی پورے اہتمام سے حقیقی روزہ رکھے تو رمضان المبارک کی آخری شب اجرت اور انعام کے طور پر ان کی بخشش کر دی جاتی ہے، ہمیں لیلۃ القدر کی فضیلت تو یاد رہتی ہے اور ہونی بھی چاہیے، لیکن افسوس کے آخری رات عبادت کی بجائے فضولیات اور خرافات میں گزار دی جاتی ہے، اس رات کو ضائع نہ کیا جائے، معلوم نہیں پھر یہ رات نصیب ہوتی ہے یا نہیں!

اللہ ہمیں روزے کی حقیقت اور اس کے مقصد کو سمجھنے کا فہم عطا فرمائے اور ایسا روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے جو تقویٰ کے حصول کا باعث ہو، اللہ ہمارے روزے قبول فرمائے و ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جن کو روزے رکھنے پر بخشش کی بشارت دی گئی ہے۔ آمین یا رب العالمین۔

ضروری نوٹ: راقم (ڈاکٹر نجیب الحق) کو اپنی دعاؤں میں (خصوصاً افطار کے وقت) یاد رکھنے کی درخواست ہے!

1 اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں زندگی میں ایک مرتبہ پھر رمضان کے روزے رکھنے کا موقع عطا فرمایا، اسی کی توفیق سے ہم روزوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی دعا کرتے ہیں، اللہ ہمیں روزے کی حقیقت سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ روزہ عام طور پر مخصوص وقت میں کھانے پینے سے اجتناب کو کہتے ہیں، مسلمان اللہ کے حکم کے مطابق اس دوران حلال چیزوں سے بھی پرہیز کرتا ہے، لیکن افسوس جن اعمال کو اسی اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے کرنے سے اجتناب نہیں کرتا ہے، ایسے روزے کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

”کتنے ہی روزہ دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی، بد نظری اور بد عملی نہیں چھوڑتے اور کتنے ہی رات کے تہجد میں قیام کرنے والے ہیں، جن کو اپنے قیام سے ماسوا جانگے کے کچھ حاصل نہیں۔ (داری، مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا ”جس شخص نے روزے کی حالت میں بیہودہ باتیں (مثلاً غیبت، بہتان، تہمت، گالی گلوچ، لعن طعن، غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا، تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے (بخاری)

روزے کا مقصد تقویٰ حاصل کرنا ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ“ ترجمہ۔ اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ دار بن جاؤ“ (البقرہ۔ آیت ۱۸۳)

اور یہ تب ہی حاصل ہوگا جب ہم روزہ اس طریقے کے مطابق رکھیں گے جو اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا ہے۔

رمضان اور قرآن: قرآن رمضان کے مہینے میں نازل ہوا یہی اس کی برکت کا سبب ہے، اس میں لیلۃ القدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور خود احتسابی کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جو رمضان (کی راتوں میں کھڑا ہوا) قرآن سننے اور سننے کے لیے ایمان اور خود احتسابی کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

یہ موقع ہے کہ ہم اس مہینے میں قرآن کی طرف خصوصی توجہ دیں، اسے سمجھنے کا بندوبست کریں اور اس پر عمل کی کوشش کریں۔

2 رمضان میں ہر نیک عمل کا ثواب بڑھا چڑھا کر دیا جاتا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے ”ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے کئی گنا بڑھایا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک نیک دس سے سات سو تک تک بڑھائی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے کا معاملہ اس سے جدا ہے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ (متفق علیہ) پس ہمیں اس مہینے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس لہو لعب میں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

روزے کی حقیقت: (روزے کے حقوق):

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ ”روزہ ڈھال ہے جب تک (تم) اس میں سوراخ نہ کرو (نسائی)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”روزہ ڈھال ہے کہ نفس و شیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے، اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے، اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا، پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے، نہ شور مچائے، پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو دل میں کہے یا زبان سے اس کو کہہ دے کہ: میں روزے سے ہوں اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا، کہ روزہ اس سے مانع ہے۔ (بخاری و مسلم)

اس احادیث میں جن برے اعمال کا ذکر کیا گیا ہے وہی اس ڈھال کے سوراخ ہیں جن سے روزہ کی افادیت اسی طرح متاثر ہوتی ہے جیسے ڈھال میں سوراخ ہو جائے تو وہ بیکار ہو جاتا ہے اور اس سے بچاؤ کا کام نہیں لیا جاسکتا، روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں، روزے میں آنکھ، زبان، کان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء کے گناہوں سے بچا جائے یہی حقیقی روزہ ہے جس پر اللہ سے پورے اجر کی امید کی جاسکتی ہے اور جو زندگی میں تبدیلی کا باعث بھی بنے گا، یہاں اس کا مختصر بیان کا جاتا ہے:

آنکھ کا روزہ: قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَعْصُوا مِنْ ابْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ حَبِيبٌ رِيمًا يَصْنَعُونَ۔

ترجمہ۔ (اے نبی ﷺ) مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے۔ (سورہ النور۔ ۳۰)

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ نظر، شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بچھا ہوا تیر ہے، پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت کو اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ (رواہ الحاکم)

3 **کان کا روزہ:** حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے، کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے اس کا سننا بھی حرام ہے۔

زبان کا روزہ: زبان کی حفاظت کرے اور اس کو بیہودہ باتوں، جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے محفوظ رکھے، اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”روزہ ڈھال ہے، پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے، نہ جہالت کا کوئی کام کرے، اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے“

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ اللَّغْوِ إِنَّ بَعْضَ اللَّغْوِ إِسْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَEْعُكُمُ بَEْعًا أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ بَشِيرٌ غَفِيرٌ۔ ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تجسس نہ کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔ (الحجرات ۱۲) کتنی بد قسمتی ہوگی اگر ہم رمضان میں بھی اس سے اجتناب کر سکیں۔

منہ اور پیٹ کا روزہ: افطار کے وقت حلال کھانے میں بھی بسیار خوری نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ”پیٹ سے بدتر کوئی رتن نہیں، جس کو آدمی بھرے“ (احمد و الترمذی و ابن ماجہ و الحاکم)

اگر شام کو افطاری میں دن بھر کی ساری کسر پوری کر لی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد حاصل کرنا مشکل ہوگا، افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالی جائے، کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا یا روزہ کھولنے ہی حرام پینے یا کھانے میں مشغول ہو جائے۔

افطار کا وقت میں روزہ دار حالت خوف اور امید کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ بلکہ یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہیے۔ اور مقدور بھر کوشش کے بعد اللہ پر اچھا گمان رکھا جائے۔

دل کا روزہ: دل کو دنیوی افکار سے پاک رکھیں، پوری توجہ رب العزت ہی کی طرف ہو، ماسوا اللہ سے اس کو روک دیا جائے، البتہ وہ دنیا جو دین کے لئے مقصود ہو وہ دنیا نہیں بلکہ توشیحہ آخرت ہے۔ قلب کی حفاظت کے لیے طعام، کلام، نیند اور